

انفرادی کوشش کی مدنی بہاریں (حصہ 2)



# خمسایم کی درد بھری داستان

(اور دیگر 6 مدنی بہاریں)

[www.sirat-e-mustaqeem.com](http://www.sirat-e-mustaqeem.com)

- 23 • امیر اہلسنت کی انفرادی کوشش کے 2 یادگار واقعات 14 • اپنی کوشش سے نجات ملی  
25 • دشمن کو دوست بنانے کا نسخہ 17 • میں دعوتِ اسلامی کا مبلغ کیسے بنا؟  
28 • بد معاش کیسے سدھرا؟ 19 • مسخرے کی توبہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## دُرود پاک کی فضیلت

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دامت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کے تحریری گلدستے

”سیاہ فام غلام“ میں منقول ہے کہ امام الصّائِرِین، سید الشّاکرِین، سلطانُ

الْمُتَوَكِّلِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے: جبرئیل (علیہ السلام) نے مجھ

سے عرض کی کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے: اے **محمّد!** (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کیا تم اس

بات پر راضی نہیں کہ تمہارا **اُمّت** تم پر ایک بار دُرود بھیجے، میں اُس پر دس

رحمتیں نازل کروں اور آپ کی **اُمّت** میں سے جو کوئی ایک سلام بھیجے، میں اُس

پر دس سلام بھیجوں۔ (مشکوٰۃ المصابیح، ج ۱ ص ۱۸۹، حدیث ۹۲۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مفسّر شہیر حکیم الأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے

ہیں: رب کے سلام بھیجنے سے مراد یا تو بذریعہ ملائکہ اسے سلام کہلوانا ہے یا آفتوں اور مصیبتوں

سے سلامت رکھنا۔ (مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۰۲، ضیاء القرآن)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## نوسلم کی درد بھری داستان

دہلی (ہند) کے علاقہ سلیم پور کے مقیم 22 سالہ نوسلم نو جوان کے قبول

اسلام کا ایمان افروز واقعہ اُنہی کی زبانی سنئے۔ اُن کا کہنا کچھ یوں ہے: میں ایک غیر مسلم خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ میرے والد کی خواہش تھی کہ میں ڈاکٹر بنوں۔

اس سلسلے میں انہوں نے مجھے 1994ء میں اپنے ڈاکٹر دوست کے کلینک بھیج دیا۔

وہ غیر مسلم ڈاکٹر مسلمانوں سے اس قدر نفرت کرتا تھا کہ ان کے ہاتھوں سے چھوئی

ہوئی چیز کھانا یا پینا گوار نہ کرتا۔ میری بھی یہی عادت بن گئی کہ سارا دن پیاسا رہتا مگر

مسلمانوں کے ہاتھ سے پانی نہ پیتا۔ کئی سال یونہی گزر گئے۔ ایک روز سبز عمامے میں

ملبوس ایک اسلامی بھائی آنکھوں کے آپریشن کے لئے وہاں آئے۔ ان کی زبان و نگاہ

کی حفاظت کا انداز اور حُسنِ اخلاق دیکھ کر رفتہ رفتہ میں ان کے قریب ہونے لگا اور

میری ان سے دوستی ہو گئی۔ وہ مجھ پر وقتاً فوقتاً انفرادی کوشش کرتے رہتے۔ کچھ دنوں

بعد وہ اسپتال سے چلے گئے مگر میرا اُن سے رابطہ رہا اور میں اُن کے پاس آتا جاتا رہا۔

اُن کے پاس ایک ضخیم کتاب تھی جس کا نام ”فیضانِ سنت“ تھا، جب

وہ اُس کا درس دیتے تو انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے بھی درس میں شرکت کی دعوت پیش کرتے، میں سننے بیٹھ جاتا۔ فیضانِ سنت کے درس کی برکت سے کچھ ہی دنوں میں دل مذہبِ اسلام کیلئے نفرت کے بجائے محبت محسوس کرنے لگا۔ اب میں مسلمانوں کے ساتھ کھاپی بھی لیتا اور مساجد و اذان کا احترام کرتا۔ 2004ء میں ایک روز شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دامت برکاتُہم العالیہ کا رسالہ ”غسل کا طریقہ“ پڑھا مگر صحیح طریقے سے سمجھ نہ سکا۔ ان اسلامی بھائی سے پوچھا تو انہوں نے مجھے رسالے کی مدد سے تفصیلاً طہارت کے مسائل سمجھائے اور فرمایا کہ حقیقی پاکی بغیر مسلمان ہوئے حاصل نہیں کی جاسکتی۔ وہ وقت میری سعادتوں کی بلندیوں کا تھا، اُن کے الفاظ نے میری زندگی کا رخ تبدیل کر دیا، میں نے کچھ دیر سوچا اور پھر ”کلمہ طیبہ“ پڑھ کر دائرۃ اسلام میں داخل ہو گیا۔ کفر کے اندھیرے چھٹ گئے اور میرا دل نورِ اسلام سے جگمگانے لگا۔

میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے لگا اور امیرِ اہلسنت دامت برکاتُہم

العالیہ سے بذریعہ مکتوب سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر ”عطاری“ بھی بن گیا اور باجماعت نمازیں پڑھنے لگا، مگر کبھی کبھی شیطان مذہب اسلام کے لئے وسوسے ڈالتا تھا۔ ایک روز امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ ”بڈھا بھاری“ پڑھا تو ان تمام وسوسوں کی جڑ سے کاٹ ہو گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 18 جولائی 2005ء کو عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں سفر کی سعادت ملی۔ اس سے پہلے میں ذرا اسی بات پر گھر والوں سے ناراض ہو جاتا، کھانا مزاج کے خلاف ملتا تو خوب شور مچاتا۔ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے یہ عادت بھی نکل گئی۔ گھر والے میری اس تبدیلی پر حیران تھے اور مذہب اسلام سے متاثر ہو رہے تھے۔ میں داڑھی شریف کی سنت اپنانے کے ساتھ ساتھ سر پر سبز عمامہ بھی باندھنے لگا مگر گھر جاتے وقت اُتار لیتا۔

چند دنوں بعد لوگوں نے گھر والوں سے میرے خلاف شکایات کرنا شروع کر دیں جس پر گھر میں سختی ہونے لگی، مجھے بات بات پر ٹوکا جاتا بلکہ مارنے سے بھی دریغ نہ کیا جاتا۔ میں نے تنگ آ کر گھر چھوڑ دیا مگر کچھ ہی روز بعد بھائی وغیرہ نے بہانے سے بلوایا اور زبردستی نائی (حجام) کے پاس پکڑ کر لے گئے۔ جب میں نے اُس نائی کو بتایا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں تو وہ ڈر گیا اور اُس نے داڑھی

مونڈنے سے انکار کر دیا۔ میرے گھر والے بھی داڑھی کاٹنے سے ڈر رہے تھے مگر افسوس کہ علمِ دین سے بے بہرہ ایک مسلمان نے گھر والوں سے کہا: ”داڑھی رکھنا ضروری نہیں ہے، ہمیں دیکھو! لاکھوں مسلمان کہاں داڑھی رکھتے ہیں؟“ اسی بنیاد پر گھر والوں نے سوتے میں بلیڈ سے میری داڑھی مونڈنا شروع کر دی۔ میرا چہرہ لہو لہان ہو گیا، میں رو رو کر انہیں اس کام سے باز رہنے کی التجائیں کرتا رہا مگر انہوں نے میری ایک نہ سنی اور داڑھی مونڈ کر ہی دم لیا۔ چہرے سے بہنے والا لہو میرے آنسوؤں میں شامل ہو گیا۔ کفر کی تاریکی میں گھرے ہوئے گھر والوں کو یہ بھی احساس نہ رہا کہ میں بھی اسی گھر میں پیدا ہوا اور پلا بڑھا ہوں۔ انہوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ مجھے ایک کمرے میں قید کر دیا۔ تن کے کپڑوں کے علاوہ میرے پاس کوئی لباس نہ تھا۔ میری نگرانی کی جاتی مگر میں کسی نہ کسی طرح چھپ کر نمازیں ادا کرتا۔ نیند کی قربانی دے کر بھی اپنا وضو قائم رکھتا تا کہ موقع ملنے پر نماز ادا کر سکوں۔ میرا کوئی پُرسانِ حال نہ تھا نہ مجھے کوئی ہمدرد دکھائی دیتا جسے میں اپنی بیٹا (یعنی دُکھ بھری داستان) سناتا۔ تقریباً 2 ماہ اسی طرح گزر گئے یہاں تک کہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ تشریف لے آیا۔ آزمائشوں کی ان راتوں میں کون مجھے سحری فراہم کرتا مگر رمضان کا روزہ چھوڑنا مجھے گوارا نہ ہوا چنانچہ میں نے بغیر سحری روزہ رکھ

لیا۔ شام تک جب میں نے کھانا نہیں کھایا تو گھر والوں کو تشویش ہوئی۔ وہ جمع ہو کر آئے اور کھانا کھانے کیلئے زور دینے لگے۔ میں نے کہا: ”رکھ دو میں کھالوں گا۔“ ان کے جانے کے بعد میں نے مزید اصرار سے بچنے کے لئے سالن ادھر ادھر کر دیا اور روٹیاں جیب میں ڈال لیں مگر گھر والوں کو کسی طرح شک ہو گیا اور انہوں نے زبردستی مجھے کھانا کھلایا۔ میں دل ہی دل میں کڑھتا رہا مگر مجبور تھا۔ یوں میں پانچ روزے نہ رکھ سکا۔

آخر کار کسی سبب سے گھر والوں کی طرف سے کچھ ڈھیل ملی اور میں دوبارہ کلینک جانے لگا۔ میں بغیر سحری روزے کی نیت کر لیتا اور بظاہر دوپہر کا کھانا ساتھ لے جاتا مگر شام کے وقت اس سے افطاری کرتا۔ اسی دوران میں نے اسلام قبول کرنے کے متعلق قانونی کاغذات بھی مکمل کروائے مگر گھر والوں کو پتا نہیں چلنے دیا۔ میں گھر والوں سے چھپ کر جس مسجد میں نماز ادا کرنے جاتا وہاں کی انتظامیہ نے ڈر کر مجھے منع کر دیا کہ آپ یہاں نہ آیا کریں، کہیں فساد نہ ہو جائے۔ میرا دل تو بہت دکھا کہ میں مسلمان ہوتے ہوئے بھی حالات کی ستم ظریفی کی وجہ سے مسجد میں داخلے سے روک دیا گیا ہوں مگر بے بس ولا چار تھا کیا کرتا؟ دعوتِ اسلامی کامدنی مرکز وہاں سے بہت دور تھا اور میں نے انہیں خود سے رابطہ کرنے سے بھی منع کر رکھا تھا۔

مسلسل پریشانیوں نے میرے اعصاب شل کر دیئے تھے۔ مجھے کوئی ایسا ہمدرد اور غمگسار چاہیئے تھا جس کے کندھے پر سر رکھ کر چند اشک بہاؤں مگر آہ! میں بالکل تنہا تھا۔ ایسے وقت میں مجھے نماز پڑھنے میں بڑا سکون اور حوصلہ ملتا تھا۔ میری زبان پر دُرُود شریف جاری رہتا۔ اب میں نے ہمت کر کے 3 کلو میٹر دُرُود جغتائے کالونی“ کی مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے جانا شروع کر دیا۔ گھر والے ایک بار پھر نرم پڑ چکے تھے۔ ایک روز محلے کے کسی نام نہاد مسلمان نے پھر گھر والوں کا ذہن خراب کرنے کی کوشش کی کہ ”ہم بھی مسلمان ہیں ہم کون سی نمازیں پڑھتے ہیں؟ جمعہ یا عید کی نماز پڑھ لی بس کافی ہے! تمہارا بیٹا ضرور کسی جن کو قابو کرنے کا عمل کر رہا ہے، یہ پاگل ہو جائے گا تو پتا چلے گا۔“ اس کی باتیں سن کر گھر والے ڈر گئے اور پھر سے سختی کرنا شروع کر دی حتیٰ کہ میرے ہونٹ ہلانے پر بھی پابندی لگا دی گئی۔ گھر والے مجھے پکڑ کر ایک عامل کے پاس لے گئے۔ اس نے بھی کہہ دیا کہ مجھ پر ”اثرات“ ہیں!

ان حالات سے میں بہت دلبرداشتہ ہوا اور شاید دوبارہ کفر کے اندھیروں میں کھوجاتا مگر ربَّ عَزَّوَجَلَّ کا کرم کہ میں نے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں عاشقانِ رسول کے بیان کردہ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر ہونے والے مظالم کی داستان سن رکھی تھی، ان مظالم کے سامنے میری تکالیف



کچھ بھی نہیں تھیں، اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آزمائشوں کو یاد کر کے میرا ایمان اور مضبوط ہو جاتا۔

ایک روز میں چھپ کر دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچا۔ اطلاع پا کر گھر والے آدھمکے اور وہاں سے مجھے اٹھا کر لے گئے۔ نہ میں نے کوئی مزاحمت کی اور نہ کسی کو کرنے دی کہ فساد ہوگا۔ گھر لے جا کر مجھے اتنا مارا گیا کہ میں نیم بے ہوش ہو گیا۔ ہوش آنے پر میں نے گھر چھوڑنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ حالانکہ 3 دن پہلے ہی میری سرکاری نوکری کی تقرری کا آرڈر موصول ہوا تھا جس کے لئے میں نے سالوں محنت اور کوششیں کی تھیں۔ اب ایک طرف ذاتی مکان، ماں باپ اور روشن مستقبل اور دوسری طرف ایمان جیسی عظیم دولت! مگر میں نے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے ایمان کے تحفظ کی خاطر 21 مارچ 2007ء کو اپنی مرضی سے گھر چھوڑ دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آج میں ہند کے مختلف شہروں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سفر کر رہا ہوں اور گھر والوں کی سختی کے باعث رہ جانے والی تمام نمازیں بھی قضاء کر لی ہیں۔ میری خواہش تھی کہ میں بھی کبھی نماز میں امامت کی سعادت حاصل کر سکوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی بَرَکت

سے چند سورتوں کو دُرست مخرج کے ساتھ سیکھنے اور نماز کے مسائل یاد کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ 13 اپریل 2007ء کو میری مراد برآئی اور مجھے ”جھانسی“ شہر میں فجر کی جماعت میں امامت کی سعادت حاصل ہو گئی۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی بنائی ہوئی دعوتِ اسلامی پر میری جان قربان کہ اس نے کفر کی آغوش میں پلنے والے کو نہ صرف دولتِ ایمان سے نوازا بلکہ امامت کے مصلے پر لا کھڑا کیا۔ یہ سب میرے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت، ہر کار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عنایت اور میرے پیر و مرشد امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی نظرِ ولایت کا فیض ہے۔

## نمازیوں کی تعداد بڑھ گئی

ان ہی نومسلم اسلامی بھائی کے بیان کا مزید خلاصہ ہے کہ دورانِ سفر ”قَنُوج“ شہر کے محلّہ ”کاغزیانی“ میں جب علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کیلئے پہنچا تو وہاں کی ”پرائی مسجد“ کے سامنے والا میدان لوگوں سے بھرا پایا، کوئی تاش کھیلنے میں تو کوئی جوئے میں مصروف تھا۔ میں نمازِ عصر کے بعد جب ان لوگوں کے پاس نیکی کی دعوت دینے کیلئے حاضر ہوا تو ایک شخص انتہائی غصے کی حالت میں کھڑا ہو کر مجھے گندی گندی گالیاں دیتے ہوئے ڈانٹے لگا کہ کسی اور کو جا کر سمجھاؤ ہمیں سمجھانے کی کوئی ضرورت

نہیں ہے۔ اتنے میں ایک بوڑھے شخص نے اس سے کہا: ”اس کی بات تو سنو کہ یہ کیا کہنا چاہتا ہے؟“ چنانچہ میں نے اسے نیکی کی دعوت پیش کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں سیکھے ہوئے نماز پڑھنے کے فضائل اور نہ پڑھنے سے متعلق وعیدیں سنائیں، جب محسوس ہوا کہ لوہا گرم ہو چکا ہے تو میں نے کہا ”جو باتیں میں آپ کو بتا رہا ہوں یہ تو آپ حضرات کو مجھے بتانی چاہئے کیوں کہ میں نے ابھی کچھ عرصہ قبل ہی اسلام قبول کیا ہے، پھر میں نے مختصراً اپنے اسلام قبول کرنے اور اس دوران آنے والی آزمائشوں کے واقعات سنا شروع کئے تو وہاں موجود لوگ رونے لگے حتیٰ کہ مجھے گالیاں بکنے والا شخص روتے ہوئے کہنے لگا، بس کرو ورنہ میرا دم نکل جائے گا۔ اب یہ تمام ہمارے ساتھ مسجد میں چلنے کیلئے تیار تھے۔ نمازِ عصر میں ہم دو نمازی تھے مگر حیرت انگیز طور پر نمازِ مغرب میں 3 صفیں بن گئیں۔ ایک بزرگ فرمانے لگے: ”میں ان لوگوں کو دیکھتے دیکھتے بوڑھا ہو گیا ہوں آج پہلی بار انہیں مسجد میں دیکھ رہا ہوں۔“

اللّٰهُمَّ عَزَّ وَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بِجاءِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

## انفرادی کوشش کرنا سُنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت پہنچانے کی کوشش عموماً دو طرح سے ہوتی ہے: (۱) اجتماعِ کوشش، (۲) انفرادی کوشش۔ یقیناً نیکی

کی دعوت کے کام میں انفرادی کوشش کو بڑا عمل دَخل ہے حتیٰ کہ ہمارے میٹھے میٹھے

آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نیز سب کے سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ

والسلام نے نیکی کی دعوت کے کام میں انفرادی کوشش فرمائی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ شیخ طریقت امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری

دامت برکاتہم العالیہ کی بنائی ہوئی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ دونوں طرح سے نیکی کی

دعوت عام کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اجتماعِ کوشش کے نظارے ہمیں دعوتِ اسلامی

کے ”سنّتوں بھرے اجتماعات“، ”کیسٹ اجتماع“، ”VCD اجتماع“، ”علاقائی دورہ

برائے نیکی کی دعوت“ میں نظر آئیں گے اور انفرادی کوشش کے بارے میں امیر

اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: ”دعوتِ اسلامی کا 99.9 فیصد کام

انفرادی کوشش کے ذریعے ہی ممکن ہے۔“ یہی وجہ ہے کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ

نے نیکی کی دعوت عام کرنے کی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے ایک ایک اسلامی بھائی

پر انفرادی کوشش کر کے مسلمانوں کو یہ ذہن دینا شروع کیا کہ ”ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ چنانچہ سوالاً

جواباً مرتب کردہ شریعت و طریقت کے جامع مجموعہ ”72 مَدَنی انعامات“

میں آپ دامت برکاتہم العالیہ نے بائیسواں مَدَنی انعام یہ عطا کیا کہ کیا آج آپ

نے کم از کم دو اسلامی بھائیوں کو انفرادی کوشش کے ذریعے مَدَنی قافلے، مَدَنی

انعامات اور دیگر مَدَنی کاموں کی ترغیب دلائی۔ یوں الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ

اسلامی کا ہر مبلغ، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی انفرادی کوشش کا تسلسل ہے کہ آپ

دامت برکاتہم العالیہ نے کسی اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کی، اس نے دوسرے اسلامی

بھائی پر انفرادی کوشش کی اور یوں نیکی کی دعوت کا یہ سلسلہ تادم تحریر تقریباً 66 ممالک

تک جا پہنچا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اس اہم مَدَنی کام یعنی انفرادی کوشش کی خوب

خوب بہاریں ہیں۔ ان میں سے 8 منتخب بہاروں کا پہلا حصہ ”ہیروئنچی

کی توبہ“ کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ مزید 11 حکایات ”انفرادی کوشش کی

دینہ

1۔ شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے

اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام ”مَدَنی انعامات“

بصورتِ سوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، طلبہ علم

دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83 اور مَدَنی مٹوں اور مَدَنی مٹیوں کیلئے 40 اور خصوصی

اسلامی بھائیوں (گو نگے بہروں) کے لئے 27 مَدَنی انعامات ہیں۔

بہاریں (حصہ 2) میں ”نومسلم کی درد بھری داستان“ کے نام سے پیش کی جا رہی ہیں جبکہ متعدد بہاریں ابھی مرتب ہو رہی ہیں۔ ہر ایک کو چاہئے کہ اس رسالے کو نہ صرف خود پڑھے بلکہ ”لنگر رسائل“ کے ذریعے دیگر اسلامی بھائیوں تک ضرور پہنچائیں، کیا عجب کہ ان مدنی بہاروں کو پڑھ کر کسی کی اصلاح کا سامان ہو جائے اور وہ بھی اپنی زندگی زادِ آخرت جمع کرنے میں گزارنا شروع کر دے۔ یاد رہے! لکھنے والوں نے ان بہاروں کو اپنے انداز میں لکھا تھا، پڑھنے والوں اور والیوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے ہم نے اپنے الفاظ و انداز میں مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بننے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

شعبہ امیرِ اہلسنت (مدظلہ العالی) مجلس المدینۃ العلمیۃ ﴿دعوتِ اسلامی﴾

اربع الغوث ۱۴۳۰ھ، ۱۴ اپریل 2009ء

مدینہ

۱: مکتبۃ المدینہ کی شائع کتب و رسائل مفت تقسیم کرنے کو دعوتِ اسلامی کی اصطلاح میں لنگر رسائل کہتے ہیں۔

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

## انفرادی کوشش کے 2 یادگار واقعات

شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ”جنتی محل“

کے صفحہ 31 پر لکھتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی

تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کی ترقی میں انفرادی کوشش کا بہت بڑا حصہ ہے۔ یادگار

واقعہ (1) دعوتِ اسلامی کے اوائل (یعنی شروع کے دنوں) میں ایک ایک فرد پر

انفرادی کوشش کرنے کے لئے میں (سب مدینہ عفی عنہ) اُس کے گھر، دفتر اور دکان

تک بسا اوقات تنہا جاتا۔ دعوتِ اسلامی بنے ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا اور ان دنوں

میں نو مسجد کاغذی بازار، باب المدینہ میں امامت کیا کرتا تھا، ایک نوجوان جو کہ

داڑھی مُنڈا (Shaved) تھا، کسی غلط فہمی کی بناء پر بیچارہ مجھ سے ناراض ہو گیا

یہاں تک کہ اُس نے میرے پیچھے نماز پڑھنا بھی چھوڑ دی۔ ایک بار میں کہیں سے

گزر رہا تھا حُسنِ اتفاق سے وہی شخص اپنے دوست سمیت میرے سامنے آ گیا، میں

نے سلام میں پہل کرتے ہوئے اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو اُس نے ناراضگی کے

انداز میں منہ نیچے کر لیا اور سلام کا جواب تک نہ دیا، میں نے اُس کا نام لے کر یہ کہتے

ہوئے کہ آپ تو بہت ناراض ہیں اُس کو اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ اس سے وہ ذرا گھلا اور اُس کے ذہن میں جو وساوس تھے وہ کہنے شروع کر دیئے، میں نے نرمی کے ساتھ اُس کے جوابات عرض کئے۔ پھر وہ دونوں دوست وہاں سے رخصت ہو گئے۔ جب دوبارہ مذکورہ ناراض نوجوان کے دوست سے میری ملاقات ہوئی تو اُس نے مجھے بتایا کہ وہ کہہ رہا تھا، ”یار! الیاس تو عجیب آدمی ہے کہ اُس نے مجھے سلام میں پہل کی، جب میں نے ناراض ہو کر منہ نیچے کر لیا تو جذبات میں آ کر منہ پھلا لینے کے بجائے اُس نے مجھے اپنے سینے سے لگا لیا اور پھر پیار سے ایسا دبوچا کہ میرے سینے سے اُس کی نفرت یکدم نکل گئی اور مَحَبَّت داخل ہو گئی! بس اب مُرید بنوں گا تو اسی کا بنوں گا۔ چنانچہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ پکا عطاری ہو کر ایک دم مُحب بن گیا اور داڑھی مبارک بھی اپنے چہرے پر سجالی۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طغیانی میں جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## یادگار واقعہ (2)

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب میں شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی میں امامت کی سعادت حاصل کرتا تھا، اور ہفتے کے اکثر دن باب المدینہ کے مختلف علاقوں کی مسجدوں میں جا کر سنتوں بھرے بیانات کر کے مسلمانوں کو دعوتِ اسلامی کا تعارف کروا رہا تھا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کی ایک تعداد میری دعوت قبول کر چکی تھی اور دعوتِ اسلامی اٹھان لے رہی تھی مگر ابھی دعوتِ اسلامی ایک کمزور پودے ہی کی مثل تھی۔ واقعہ یوں ہوا کہ موسیٰ لین، لیاری، باب المدینہ میں جہاں میری قیام گاہ تھی وہاں کا میرا ایک پڑوسی کسی نا کردہ خطا کی بناء پر صرف و صرف غلط فہمی کے سبب مجھ سے سخت ناراض ہو گیا اور پھر کر مجھے ڈھونڈتا ہوا شہید مسجد پہنچا۔ میں وہاں موجود نہ تھا بلکہ کہیں سنتوں بھرا بیان کرنے گیا ہوا تھا، لوگوں کے بقول اُس شخص نے مسجد میں نمازیوں کے سامنے میرے بارے میں سخت برہمی کا اظہار کیا اور کافی شور مچایا اور اعلان کیا کہ میں الیاس قادری کے (کارناموں) کا بورڈ چڑھاؤں گا وغیرہ۔ میں نے کوئی انتقامی کارروائی نہ کی نیز ہمت بھی نہ ہاری اور اپنے مدنی کاموں سے ذرہ برابر پیچھے بھی نہ ہٹا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا

کہ چند روز کے بعد جب میں اپنے گھر کی طرف آ رہا تھا تو وہی شخص چند لوگوں کے ہمراہ محلے میں کھڑا تھا، میری کسوٹی کا وقت تھا، ہمت کی اور اُس کی طرف ایک دم آگے بڑھ کر میں نے کہا: ”السَّلامُ عَلَیْکُمْ“ اِس پر اُس نے باقاعدہ منہ پھیر لیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں جذبات میں نہ آیا بلکہ مزید آگے بڑھ کر میں نے اُس کو باہوں میں لیا اور اُس کا نام لے کر مَحَبَّت بھرے لہجے میں کہا: ”بہت ناراض ہو گئے ہو!“ میرے یہ کہتے ہی اُس کا غصہ ختم ہو گیا، بے ساختہ اُس کی زبان سے نکلا: نا بھئی نا! الیاس بھائی کوئی ناراضگی نہیں! اور پھر۔۔۔ پھر۔۔۔ میرا ہاتھ پکڑ کر بولا: چلو گھر چلتے ہیں آپ کو میرے ساتھ ٹھنڈی بوتل پینی ہوگی۔“ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے گھر لے جا کر اس نے میری خیر خواہی کی۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں      ہر بنا کام پکڑ جاتا ہے نادانی میں  
دُوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طُغیانی میں      جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!      صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**دُشمن کو دوست بنانے کا نسخہ**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اُصول یاد رکھئے! کہ نجاست کو نجاست**

سے نہیں پانی سے پاک کیا جاتا ہے۔ لہذا اگر کوئی آپ کے ساتھ نادانی و شدت بھرا سلوک کرے تب بھی آپ اُس کے ساتھ نرمی و مَحَبَّت بھرا سلوک کرنے کی کوشش فرمائیے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے مُثَبَّت نتائج دیکھ کر آپ کا کلیجہ خُضر ورٹھنڈا ہوگا۔ وَاللّٰہُ الْمُجِیْبُ عَزَّوَجَلَّ وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے ظلم کرنے والوں کو مُعاف کر دیتے اور برائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی ترغیب کے ضمن میں پارہ 24 سورۃ حَمّ السَّجْدہ کی 34 ویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ قرآنی ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا  
الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ  
كَانَهُ وَلِيًّا حَنِيمٌ ۝۳۳  
ترجمہ کنز الایمان: اے سننے والے!  
بُرائی کو بھلائی سے ٹال جیسی وہ کہ تجھ میں اور  
اُس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائیگا کہ گہرا دوست۔

اپنے یہ دونوں واقعات میں نے اپنے اسلامی بھائیوں کی ترغیب کے لئے عرض کئے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور بھی کئی واقعات ہیں۔ یقیناً صحیح معنوں میں ”مبلغِ دعوتِ اسلامی“ وہی ہے جو ”انفرادی کوشش“ میں ماہر ہو۔

(جنتی محل از امیرِ اہلسنت و اہل بیت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## بد معاش کیسے سُدھرا؟

ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان ہے کہ مجاویٰ الاخریٰ ۱۴۲۹ھ، جون 2008ء میں ہمارا مَدَنی قافلہ اوکاڑہ (پنجاب) پہنچا۔ وہاں پر ایک بارلش (یعنی داڑھی والے) عمر رسیدہ اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہوئی۔ ان کے سر پر سبز عمامہ اپنے جلوے لٹا رہا تھا۔ دورانِ گفتگو انہوں نے انکشاف کیا کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آنے سے پہلے میں اپنے علاقے کا نامی گرامی بد معاش تھا۔ میں شراب کا ایسا رسیا تھا کہ جب میں کہیں جاتا تو شراب کے کنستریمری گاڑی میں دھرے ہوتے۔ میں گن مین (حارسین) ساتھ رکھتا تھا، خود میرے پاس بھی اسلحہ ہوتا تھا۔ میرے کڑوٹوں کی وجہ سے لوگ مجھ سے اس قدر نفرت کرتے کہ میرے قریب سے گزرنا پسند نہ کرتے تھے۔

پھر میں سُدھر گیا، اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں نیکی کی دعوت کی دُھو میں مچانے والے دعوتِ اسلامی کے مبلغین مجھے بھی نیکی کی دعوت دینے کے لئے آیا کرتے، مگر میں غفلت کی گہری وادیوں میں گم تھا اسلئے ان کی دعوت تو جُھ سے سننے کے بجائے ان کا ہاتھ پکڑ کر بولتا: ”میرے ساتھ بیٹھ کر

شراب پیو۔“ اُن کو کبھی ڈانٹتا تو کبھی جھاڑتا مگر وہ موقع پا کر پھر انفرادی کوشش کے لئے آجایا کرتے۔ یوں ایک طویل عرصہ وہ مجھ پر انفرادی کوشش کرتے رہے مگر میں سنی ان سنی کر دیتا۔ ایک روز میرے دل میں خیال آیا کہ یہ بے چارے اتنے عرصے سے کوششیں کر رہے ہیں آج ان کی بات تو جہ سے سنی چاہئے کہ آخر یہ کیا کہتے ہیں! اب کی بار اسلامی بھائی نیکی کی دعوت دینے آئے تو میں نے دل کے کانوں سے اُن کی دعوت سنی اور لَبَّیک (یعنی میں حاضر ہوں) کہتے ہوئے اُن کے ساتھ مسجد کی طرف چل دیا اور غالباً زندگی میں پہلی بار میں مسجد میں داخل ہوا۔ عاشقانِ رسول کی صحبت اور مسجد میں ہونے والے سنتوں بھرے بیان نے میرے دل کی کیفیت کو بدل کر رکھ دیا۔ میں نے اسلامی بھائیوں کے پاس آنا جانا شروع کر دیا اور مکتوب کے ذریعے شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ سے مرید ہو کر عطاری بن گیا۔ ایک ولی کامل سے مرید تو کیا ہوا میرے انداز بدلتے چلے گئے۔ میں نے شراب پینا چھوڑ دی، نمازی بن گیا اور چہرہ سنت کے مطابق داڑھی اور سر عمامہ شریف سے سج

گیا۔ لوگ میری اس حیرت انگیز تبدیلی پر حیران تھے۔ بعضوں کو تو یقین نہیں آ رہا تھا کہ میں بھی سدھر سکتا ہوں! ایک روز عجیب چٹکلہ ہوا کہ دو اخباری رپورٹر میرے قریب سے گزرے تو ایک نے میری طرف اشارہ کر کے دوسرے کو بتایا یہ وہی فلاں شخص ہے، میرا تبدیل شدہ حلیہ دیکھ کر دوسرے کو یقین نہ آیا اور اُس نے مجھ سے باقاعدہ تصدیق کی کہ کیا آپ وہی ہیں جس کا یہ تذکرہ کر رہے ہیں، میرے تصدیق کرنے پر وہ دم بخود رہ گیا اور کہنے لگا کہ اپنی تبدیلی کا راز بتائیے ہم اخبار میں آپ کی خبر چھاپیں گے مگر میں نے منع کر دیا۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ یہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکتیں کہ مجھ جیسا رُسوائے زمانہ انسان بھی صلوة وسنت کی راہ پر چلنے لگا اور معاشرے کا ایک باعزت فرد بن گیا۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پے جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ اخلاص واستقامت کے ساتھ کی گئی انفرادی کوشش کی کیسی برکتیں نصیب ہوئیں اور بربادیِ آخرت کے راستے پر چلنے والے اسلامی بھائی کو جنت میں لے جانے والے راستے پر گامزن ہونے کی توفیق مل گئی۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ گھبرائے اور شرمائے بغیر دیگر اسلامی بھائیوں (خواہ ان کا تعلق کسی بھی شعبے سے ہو) کو نیکی کی دعوت ضرور پیش کیا کریں، کیا عجب کہ ہمارے چند کلمات کسی کی دنیا و آخرت سنوارنے اور ہمارے لئے کثیر ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائیں۔ اور نیکی کی دعوت کے ثواب کی تو کیا بات ہے!

## ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب

ایک بار حضرت سیدنا موسیٰ الکلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ** جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمہ کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنم کی سزا دینے

میں مجھے حیا آتی ہے۔ (مُکاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۴۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مجھے تم ایسی دو ہمت آتا دُوں سب کو نیکی کی دعوت آقا

بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت نبی رحمت شفیع اُمّت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ذہنی کشمکش سے نجات ملی

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی حلفیہ تحریر کا خلاصہ ہے کہ میں داؤد انجینئرنگ کالج کا طالب علم ہوں، بُرے اور بد عقیدہ لوگوں کی صحبتوں نے مجھے عقائد کے معاملات میں ”ذہنی کشمکش“ میں مبتلا کر دیا تھا کہ کون سیدھے راستے پر ہے۔ 2 سال کا طویل عرصہ یونہی گزر گیا۔ ایک روز میری ملاقات ایک ایسے نوجوان سے ہوئی جن کا انداز و کردار میرے دل میں اتر گیا۔ اس عاشق سول کے چہرے پر عبادت کے نور کی چمک تھی۔ سبز عمامہ شریف اور سفید لباس میں وہ کوئی آسمانی فرشتہ لگ رہا تھا۔ اُس اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ میں پہلے ہی اُن سے متاثر ہو چکا تھا، انکار کیونکر ہو سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی۔ حج کے بعد کثیر تعداد میں مسلمانوں کے جمع ہونے کا منظر دیکھ کر میری آنکھیں ڈبڈبا گئیں، میرے دل نے گواہی دی کہ یہی ”اہل حق“ ہیں۔ آخری دن ہونے والے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے بیان ”اللہ عزَّوَجَلَّ



کی خفیہ تدبیر“ سن کر میرے رونٹے کھڑے ہو گئے۔ پھر رقت انگیز دُعا نے ایسا اثر کیا کہ میری زندگی بدل گئی، میں پہلے جانور تھا اور دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نظر و لایت نے مجھے انسان بنا دیا ہے۔ آج میں اپنے دل میں کثرت سے نیکیاں کرنے کا جذبہ پاتا ہوں۔ چہرے پر سنت کے مطابق داڑھی شریف بھی سجالی ہے، قرآنِ پاک حفظ کرنے کی بھی نیت ہے۔ مذہبِ مہذبِ اہلسنت پر استقامت نصیب ہو گئی ہے۔ ایک اور اہم بات کہ جب میں اجتماع میں شرکت کیلئے مدینۃ الاولیاء ملتان جا رہا تھا تو میرے والد اور والدہ کے ہاتھ پر فالج کا حملہ ہو گیا تھا، وہ ذرا سا بھی ہاتھ نہیں ہلا سکتے تھے کہ شدید تکلیف ہوتی تھی۔ اجتماع میں دُعا کی برکت سے اُن کے فالج زدہ ہاتھ بھی ٹھیک ہو گئے۔

اللّٰهُمَّ عَزَّ وَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

ٹھٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ایک اسلامی بھائی کے سنتوں بھرا

مَدَنی حلیہ اپنانے اور انفرادی کوشش کی برکت سے ”راہِ حق“ کے متلاشی کو اپنی

منزل مل گئی۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں شرکت کی برکت سے بسا اوقات دنیاوی مسائل بھی حل ہو جاتے ہیں، مریضوں کو شفا مل جاتی ہے، بے روزگاروں کو روزگار مل جاتا ہے لیکن صرف دنیاوی مسائل کے حل کی نیت کرنے کے بجائے طلبِ علم اور ثوابِ آخرت کمانے کی بھی نیتیں ضرور کرنی چاہئیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## میں دعوتِ اسلامی کا مبلغ کیسے بناؤں؟

سردار آباد (فیصل آباد) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں اپنے شہر کے ایک مشہور جامعہ میں درسِ نظامی کا طالب علم تھا۔ اٹک شہر کے ایک اسلامی بھائی جن کے ماموں ہمارے جامعہ کے قریب رہائش پذیر تھے، کبھی کبھار سردار آباد تشریف لایا کرتے۔ دورانِ قیام وہ ہمارے جامعہ میں بھی آیا کرتے اور طلبہ سے ملاقات کر کے ان پر انفرادی کوشش کرتے۔ میری اُن سے دوستی ہو گئی۔ وہ مجھے دعوتِ اسلامی اور بانی دعوتِ اسلامی امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے بارے میں بتایا کرتے۔ ان کی باتیں سن سن کر میں دعوتِ اسلامی اور بانی دعوتِ اسلامی

دامت برکاتہم العالیہ کے مُحَبِّین میں شامل ہو گیا۔ پھر ایک دن وہ واپس اپنے شہر جانے لگے تو مجھے فیضانِ مدینہ سردار آباد (سوساں روڈ نزد پرانی ٹکنی مدینہ ٹاؤن) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دی جو میں نے قبول کر لی اور اجتماع والے دن اکیلا ہی اجتماع میں شریک ہونے کے لئے چل دیا۔ اُس رات مبلغِ دعوتِ اسلامی نے عمامہ شریف کے فضائل پر بیان کیا، جسے سن کر میں اتنا متاثر ہوا کہ ہاتھوں ہاتھ عمامہ خرید کر اپنے سر پر سجالیا اور بستے (اسٹال) سے فیضانِ سنت بھی خریدی اور اپنی مسجد میں اس کا درس شروع کر دیا۔ جامعہ میں پڑھنے کے باوجود نماز کے مسائل کا علم نہ تھا چنانچہ میں نے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی تالیف ”نماز کا جائزہ“<sup>۱</sup> سے نماز کے مسائل سیکھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ میں نے مکمل طور پر مدنی حلیہ اپنالیا۔ اب میں اجتماع میں اپنے ساتھ دیگر طلبہ کو بھی لے جاتا پہلے ہفتے 3 اسلامی بھائی تھے دوسرے ہفتے ان کی تعداد بڑھ کر 12 ہو گئی۔ میں نے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں بھی سفر کیا اور اپنے علاقے میں مدنی کاموں کی دھومیں مچانا شروع کر دیں۔ 1994ء میں

مدینہ

۱: یہ کتاب ترمیم و اضافہ کے بعد ”نماز کے احکام“ کے نام سے مکتبۃ المدینہ پر حدیث دستیاب ہے۔

فیضانِ مدینہ سردار آباد میں مدرسۃ المدینہ میں بطورِ ناظم ستّوں کی خدمت کا موقع ملا اور الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ میں تادمِ تحریر مجلس مدرسۃ المدینہ پنجاب کا رکن بھی ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت نصیب فرمائے اور مرشدِ کریم کی نسبت سلامت رکھے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو  
امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کس طرح ایک طالب علم، اپنے دوست کی انفرادی کوشش سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ یاد رکھئے! اجتماعی کوشش کے مقابلے میں انفرادی کوشش بے حد آسان ہے کیونکہ کثیر اسلامی بھائیوں کے سامنے ”بیان“ کرنے کی صلاحیت ہر ایک میں نہیں ہوتی جبکہ انفرادی کوشش ہر ایک کر سکتا ہے خواہ اُسے بیان کرنا نہ بھی آتا ہو۔ مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقہ کار کے مطابق انفرادی کوشش کے ذریعے خوب خوب نیکی کی دعوت دیتے جائیے اور ثواب کا خزانہ لوٹتے جائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## مَسْرے کی توبہ

مرکز الاولیاء (لاہور) کے مقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ میں لاابالی طبیعت کا مالک تھا۔ اپنی مستی میں مست، دنیوی غفلتوں میں گم تھا۔ ٹفن بجا کر گلوکاروں اور قوالوں کی نقلیں اُتارنے کے معاملے میں خاندان بھر میں مشہور تھا۔ شادی و دیگر تقریبات میں لطیفے اور مزاحیہ نظمیں سنانا، گانا گانا، بے ڈھنگے انداز میں ناچ کر لوگوں کو ہنسنا محبوب میرا مشغلہ تھا۔ والدہ سمجھا بھجا کر نماز پڑھنے کے لئے مسجد بھیجتیں تو گھوم پھر کر بغیر نماز پڑھے واپس لوٹ آتا۔ ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی اکثر بڑے بھائی سے ملنے آیا کرتے تھے۔ ایک دن بھائی نے میرا اُن سے تعارف کروایا تو انہوں نے ہاتھوں ہاتھ مجھ پر انفرادی کوشش کی اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی برکتیں بتاتے ہوئے اس میں شرکت کی دعوت دی میں اُن کی دعوت پر جمعرات کو سنتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچا۔ مجھے یہ اجتماع بہت اچھا لگا، یوں میں نے پابندی سے جانا شروع کر دیا اور دیگر دوستوں کو بھی دعوت پیش کی جس پر وہ بھی جانے لگے۔ الحمد للہ عزَّوَجَلَّ میں نے نمازوں کی پابندی شروع کر دی، آہستہ آہستہ عمامہ شریف بھی سج گیا۔ جس پر گھر کے بعض افراد نے سختی و مخالفت بھی کی، بعض اوقات عمامہ کھینچ کر اُتار دیا جاتا مگر میں نے ہمت نہیں ہاری۔ کھانے کے بعد برتن

دھوکر پیتا تو (معاذ اللہ عزوجل) تنقید کا نشانہ بنایا جاتا، گھر والے درسِ فیضانِ سقّت دینے سے روکتے، زلفیں رکھیں تو زبردستی کٹوا دیں، داڑھی ابھی نہیں نکلی تھی مگر میں نے نیت کر لی تھی۔ ان تمام آزمائشوں کے باوجود مدنی ماحول کی کشش اور عاشقانِ رسول کا حسن سلوک مجھے دعوتِ اسلامی کے قریب کرتا چلا گیا۔ پیر و مرشد امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے بیانات کی کیسٹیں سننے سے ڈھارس بندھتی اور حوصلہ ملتا۔

الحمد للہ عزوجل آہستہ آہستہ توجہ مرشد کی بدولت گھر میں مدنی ماحول بننے لگا اور گھر والے جو کسی وقت مجھے اجتماع میں شرکت اور مدنی قافلے میں سفر کی اجازت دینے کے لئے آسانی سے تیار نہیں ہوتے تھے، مجھے یک مُشت 12 ماہ راہِ خدا عزوجل میں عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کی بخوشی اجازت دے دی۔ ہمارے گھر میں اسلامی بہنوں کا اجتماع شروع ہو گیا۔ والد صاحب نے بھی داڑھی سجالی۔ الحمد للہ عزوجل تادمِ تحریر صوبائی سطح پر مجلسِ مکتوبات و تعویذات عطاریہ کی ذمہ داری نبھانے کے لئے کوشاں ہوں۔

اللہ عزوجل کی امیرِ اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بِجاءِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مذکورہ اسلامی بھائی کے صبر**

**وتحمل کے کیسے مدنی نتائج برآمد ہوئے کہ ان کے گھر والوں کا بھی مدنی ذہن بن گیا،**

**کسی نے سچ کہا ہے: ”ایک چُپ 100 کو ہرائے۔“ اگر سنتوں بھرے اجتماع**

**میں شرکت یا کسی سنت پر عمل کرنے پر آپ کو بھی کوئی ستائے یا طعنے دے تو خاموش**

**رہ کر صبر، صبر اور صرف صبر سے کام لیجئے، لوگوں کے طعنوں کی پرواہ مت کیجئے**

**کیونکہ جو بھی سنتوں کے راستے پر چلنے کی کوشش کرتا ہے آج کل اس کے ساتھ معاشرہ**

**اکثر اسی قسم کا ناروا سلوک کرتا ہے۔ آہ! ے**

وہ دور آیا کہ دیوانہ نبی کے لئے

ہر ایک ہاتھ میں پتھر دکھائی دیتا ہے

**اپنا مدنی ذہن بنانے کے لئے امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ کا**

**مکتوب ”کربلا کا خونیں منظر“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) ضرور پڑھ لیجئے۔**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## آپ بھی مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تل کو گلاب کے پھول میں رکھ دو تو اُس کی صحبت میں رہ کر گلابی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہنے والا اللہ اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مہربانی سے بے وقعت پتھر بھی انمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پیکِ اجل کو لٹیک کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت و امت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کیجئے، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی  
صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا



## غور سے پڑھ کر یہ فارم پر کر کے تفصیل لکھ دیجئے

جواسلامی بھائی فیضانِ سنت یا امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے کُتب و رسائل سن یا پڑھ کر، بیان کی کیسٹ سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی و بین الاقوامی اجتماعات میں شرکت یا مَدَنی قافلوں میں سفر یا دعوتِ اسلامی کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر صحت ملی، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت کَلِمَہ طیبہ نصیب ہوا یا اچھی حالت میں رُوح قبض ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں خواب میں دیکھا، بشارت وغیرہ ہوئی یا تعویذاتِ عطاریہ کے ذریعے آفات و بَلایات سے نجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر احسان فرمائیے ”محلہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی (باب المدینہ) کراچی عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ، ”شعبہ امیرِ اہلسنت (دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) مجلس المدینۃ العلمیۃ“۔

نام مع ولدیت: \_\_\_\_\_ عمر \_\_\_\_\_ رکن سے مرید یا طالب  
ہیں۔۔۔۔۔ خط ملنے کا پتا \_\_\_\_\_

فون نمبر (مع کوڈ): \_\_\_\_\_ ای میل ایڈریس \_\_\_\_\_

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام: \_\_\_\_\_ سنئے، پڑھئے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ

مہینہ / سال: \_\_\_\_\_ کتنے دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا: \_\_\_\_\_ موجودہ

تنظیمی ذمہ داری \_\_\_\_\_ مُنَدِّجہ بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں

برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لئے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی

وغیرہ اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی بَرَکات و کرامات

کے ”ایمان افروز واقعات“ مقام و تاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر تفصیلاً تحریر فرما دیجئے۔

## مدنی مشورہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ دورِ حاضر کی وہ یگانہ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرف بیعت کی بَرَکَت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر اللہ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کے احکام اور اُس کے پیارے حبیبِ لیبِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سُنّتوں کے مطابق پُر سکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خیر خواہی مسلم کے مُقَدَّس جذبہ کے تحت ہمارا مدنی مشورہ ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بیعت نہیں ہوئے تو شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے فُیُوض و بَرَکات سے مُسْتَفِیْد ہونے کے لئے ان سے بیعت ہو جائیے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنْیَا وَاٰخِرَت میں کامیابی و سرخروئی نصیب ہوگی۔

## مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت و عمر لکھ کر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی) ”مکتب مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ“ کے پتے پر روانہ فرمادیں، تَوٰنُ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادریہ ضویہ عطاریہ میں داخل کر لیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

۱۔ نام و پتہ بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ۲۔ ایڈریس میں حرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں۔ ۳۔ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور ارسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مدنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کر لیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔